تقلید کا جواز

حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلویؒ

بر ماہرانِ کلام الٰہی واحادیثِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام مخفی نہ رہے کہ واسطے اثبات تقلید شخصی کے ماسوائے دیگر دلائل کے ایک ہی آیت۔

ثم اوحینآ الیك ان اتبع ملة ابراهیم حنیفا وما كان من المشركین(۱)

کافی ووانی ہے' معنی آیت کا یہ ہے۔

پھر حکم کیا ہم نے تجھ پر کہ تابعداری کر دینِ ابراہیم کی کہ دین راست پر تھا اور نہ تھا شرک کرنے والوں سے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماسوائے دیگر انبیاء علیہم السلام کے خاص اتباع اطاعت ابراہیم کا حکم فرمایا' پس ثابت ہوا کہ ہم پر مسائل مجتہد فیہا میں تقلید شخصی واجب ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقلید شخصی ابراہیمی فرض تھی اور جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقلید ابراہیم علیہ السلام رئیس الموحدین اور قدوۃ الاصولیین فی الشرائع کی فرض تھی ایسے ہی ہم پر تقلید امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس المجتہدین اور قدوۃ الاصولیین فی المذاہب کی واجب ہوئی۔

وكان ابراهیم علیه السلام رئیس الموحدین وقدوة الاصولیین وهوالذی دعا الناس الی التوحید وابطال الشرك والی الشرائع الخ (تفسیر کبیر)(۲)

وروی حرملة بن یحیٰی عن الشافعی انه قال من اراد ان یتجر فی الفقه فهو عیال علیٰ ابی حنیفة(۳)

---

(۱) سورۃ النحل' آیت ۱۲۳ (۲) تفسیر کبیر' سورۃ النحل' زیر آیت ۱۲۰' ج ۵ ص ۲۷۳

(۳) الخیرات الحسان' الفصل الثالث عشر فی ثناء الائمۃ علیہ' ص ۲۹

وروی الربیع عن الشافعی الناس عیال فی الفقه علیٰ ابی حنیفة[۱] (طبقات)

اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتباع اصول اور عقائد اور اکثر فروعات دین ابراہیمی حنیفی کی واجب ہوئی اسی طرح سے ہم پر اتباع اصول اور عقائد اور فروعات مسائل مجتہد فیہا مذہب امامِ اعظم حنیفی کے واجب ہوئی۔

والمراد بالاتباع الاتباع فی الاصول والعقائد واکثر الفروعات دون الشرائع المتبدلة بتبدیل الاعصار انتهیٰ مافی الجمل۔[۲]

اور ثبوت اس امر کا اس طرح سے ہے کہ عبارت النص سے ثبوت وجوب تقلید ابراہیم علیہ السلام کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اولاً اور ثانیاً امت پر......... اور اشارۃ النص سے ثبوت تقلید شخصی کا اور حرام کہنا تقلید شخصی کو مخالف اس آیت کے ہے......... اور دلالۃ النص سے یہ ثابت ہوا کہ تقلید کسی امر غیر منصوص میں ایسے شخص کی لازم ہے کہ جو مقتدا اور پیشوا اور مُروج اور بانی اس امر کا ہو کیونکہ حضرت ابراہیم اللہ علیہ السلام رئیس الموحدین اور قدوۃ الاصولیین اور مروج مسائل عشرہ مثل قصِ شارب وغیرہ کہ حدیث میں وارد ہیں اور بانی احکامِ حج تھے، پس بریں قیاس ہم پر یہ لازم ہوا کہ مسائل فروعات مجتہد فیہا میں ایسے شخص کی اتباع کی جاوے کہ جو بانی اصول فروعات اور رئیس مسائل قیاسات اور مروج اور مظہر آیت **ففهمنٰها سلیمٰن**[۳] اور آیت **فان تنازعتم فی شیئ فردوه الی الله والرسول**[۴] کا ہو اور مجتمع بایں اوصاف درباب قیاس نہیں ہے مگر مجتہدین اربعہ خصوصاً ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہ رئیس المجتہدین اور قدوۃ الاصولیین ہیں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اطیعوا الله واطیعو الرسول واولی الامرمنکم[۵]

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول اتباع کلامِ الٰہی واجب ہے اور بعدہ احادیث کی، اور بعدہ اقوال اولی الامر یعنی علمائے دین کی......... اور اولی الامر اپنے عموم پر نہیں ہے تاکہ جمیع علمائے

---

(۱) الخیرات الحسان، الفصل الثالث عشر فی ثناء الائمۃ علیہ، ص ۲۹

(۱) تفسیر الجمل (۲) سورۃ الانبیاء آیت ۷۹

(۳، ۴) سورۃ النساء، آیت ۵۹

دین مراد لئے جائیں بلکہ اولی الامر مخصوص ہیں ساتھ مستنبطین کے یعنی ان علماء کا اتباع کرنا واجب ہے جو لائق استنباط مسائلِ شرعیہ کے کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذاجاء هم امرمن الامن اوالخوف اذاعوابه ولو ردوه الی الرسول والیٰ اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم[1]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

جب کوئی امر پیش آوے تو اول رسول اور بعدہ علماء مستنبطین کی طرف امر کو رجوع کرو یعنی جن کو لیاقت استنباط کی حاصل ہو جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے۔

قوله الذین یستنبطونه منهم [2] انهم طائفة من اولی الامرو التقدیر ولوان المنافقین ردوه الی الرسول والیٰ اولی الامرلکان علمه حاصلا عنه من یستنبط هٰذه الوقائع من اولی الامر وذٰلك لان اولی الامر فریقان بعضهم من یکون مستنبطاوبعضهم من لایکون کذٰلك فقوله منهم یعنی لعلمه الذین یستنبطون المخفیات من طوائف اولی الامر [3] انتهیٰ.

پس یہ آیت مخصص ہے آیتِ ما قبل کو اور اس آیت یعنی اولی الامرمنهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم سے رفع ہو گئی تاویل حکام کی آیت ما قبل میں اولی الامر سے جیسا کہ بعض لیتے ہیں .... پس ہر دو آیت کے ملانے سے ثابت ہوا کہ اولی الامر سے مراد علماء مجتہدین ہیں نہ غیر، اور دراصل حکام تابع ہوتے ہیں علماء دین کے اور مستنبطین جن کا کہ مذہب مدون ہوا ہے نہیں ہیں مگر ہر چہار مجتہدین لان حکم الشاذ کالمعدوم، پس ان ہر دو آیت سے ثابت ہوا کہ مسائل مجتہد فیہا میں بعد صحابہ کرام کے بغیر استفسار علماء مجتہدین عمل کرنا درست نہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سواء مجتہدین کے دوسرے علماء کی تقلید نا جائز ہے۔

(۱، ۲) سورۃ النساء آیت ۸۳

(۳) تفسیر کبیر، سورۃ النساء تحت آیت ۸۳، ج ۳ ص ۲۷۹

اب رہا یہ امر کہ گاہے ایک مجتہد کی تقلید کی گاہے دوسرے مجتہد کی' سو یہ بھی باطل ہے کہ مخالف ہے آیت مندرجہ بالا ثم اوحینا الیك(۱) الآیة کے کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے محمد! گاہے موسیٰ کی گاہے ابراہیم کی تقلید کر بلکہ خاص ابراہیم علیہ السلام کی تقلید کا حکم فرمایا پس اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ چار مجتہدین میں سے ایک کی تقلید اختیار کرلے کیونکہ مامور بہ آیۂ مذکورہ میں تقلید شخصی ہے کہ مشروع ہے اور خلاف اس کا یعنی تقلید بلا تعین غیر مشروع جیسا کہ حکم فرمایا اللہ تعالیٰ ہے۔

فاقم وجهك للدين حنيفا (۲)

اور نظیر اس کی بہت سے مسائل ایسے ہیں چنانچہ ان میں قاعدہ کلیہ فقہاء کا یہ ہے کہ تبدل ملک کا موجب ہوتا ہے تبدل عین کو' اور دلیل اس کی حدیث بریرہ کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

لك صدقة ولنا هدية(۳)

پس جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا مسئلہ کہ تبدل ملک کا موجب تبدل عین کو ہوتا ہے اسی طرح سے آیت نے ثابت کیا تقلیدِ شخصی کو............اور تیسری آیت بھی اسی مضمون کے مطابق ہے۔

وقالو اکونوا هودا اونصاریٰ تهتدواقل بل ملة ابراهيم(۴)

(ای بل نتبع ملة ابراهيم)

اس آیت سے تلفیق بالکل باطل ہو گئی اور خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

واتبعت ملة ابراهيم

اور اسی طرح سے روایات علماء دین محققین کی چنانچہ فرمایا شیخ عبدالوہاب شعرانی نے میزان میں۔

امامن لم یصل الیٰ شهود عين الشريعة الاولیٰ وجب عليه

---

(۱) سورۃ النحل' آیت ۱۲۳۔ (۲) سورۃ الروم' آیت ۳۰

(۳) مسلم' کتاب الزکاۃ' باب اباحۃ الهدیہ للنبی' ج ۱' ص ۳۴۵

(۴) سورۃ البقرہ' آیت ۱۳۵

التقلید بمذھب معین کما مرتقریرہ خوفامن الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس [۱] انتھیٰ.

اسی طرح سے دیگر متقدمین نے کہا ہے' پس متحقق ہوا یہ امر کہ تقلید معین مجتہد کی مجتہدین سے واجب ہے خصوصاً تقلید امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کہ افضل المجتہدین ہیں' بس ہے ان کی فضیلت میں قربیت زمانہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تابعیت کی کمافی الحدیث۔

خیرامتی قرنی ثم الذین یلونھم الخ [۲]

اور کافی ہے ان کے علوِ شان میں یہ حدیثِ بخاری۔

عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عندالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ سورۃ الجمعۃ واخرین منھم لما یلحقوا بھم قال قلت من ھم یا رسول اللہ فلم یراجعہ حتی سال ثلثا وفینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علٰی سلمان ثم قال لوکان الایمان عندالثریا لنالہ رجال اورجل من ھٰولاء رواہ البخاری [۳]

اور اظہر من الشمس ہے کہ نہیں ہوا تابعین یا تبع تابعین میں اہلِ فارس میں سے موافق صفت مندرجہ حدیث کے سوائے امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے' چنانچہ ایسا ہی کہا ہے حافظ سیوطی نے۔

قال الحافظ السیوطی ھٰذا الحدیث الذی رواہ الشیخان اصل صحیح یعتمد علیہ فی الاشارۃ الیٰ ابی حنیفۃ و قال العلامۃ الشامی صاحب السیرۃ تلمیذ الحافظ السیوطی ماجزم بہ شیخنامن ان ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ھو المرادمن ھٰذا الحدیث ظاھر لاشک فیہ لانہ لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغہ احد [۴]

---

(۱) میزان الکبرای

(۲) مشکوٰۃ کتاب المناقب' باب مناقب الصحابہ' حدیث نمبر۔ ۴

(۳) مشکوٰۃ کتاب المناقب' باب جامع المناقب' حدیث نمبر۔ ۱۷

اور وہ حدیث جو کہ علامہ ابنِ حجر مکی نے اخراج کی ہے بہت ہی صریح الدلالۃ ہے بہ نسبت ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترفع زينة الدنيا سنة خمسين ومائة [1]

یعنی زینت دنیا کی سَن ایک سو پچاس میں اٹھائی جائے گی۔

ویسا ہی ہوا کہ انتقال امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا ۱۵۰ھ میں ہوا۔

النعمان بن ثابت الكوفى ابوحنيفة الامام يقال اصله من فارس ويقال مولىٰ بنى تيم فقيه مشهور من السادسة مات سنة خمسين على الصحيح وله سبعون سنة [2]

اور بعض جہال کہ عیب مولیٰ[3] ہونے کا لگاتے ہیں وہ بے خبر ہیں احادیث سے اور حالاتِ صحابہ کرام سے کہ سلمان فارسی کون تھے اور کیا رتبہ تھا اور دیگر صحابہ اور رواۃ احادیث کے مولیٰ تھے جن پر مدار ہے صحیح ہونے بخاری کا اور وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اكرمكم عندالله اتقكم[4]

اور دوسری آیت سے بھی اشارۃً فضیلت امام صاحب کی ثابت ہوتی ہے کما قال الله تعالىٰ

ان يشأ يذهبكم ايها الناس ويأت بأخرين [5]

جب کہ یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پشتِ سلمان پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔

وہ اس کی قوم میں سے نہیں یعنی ابناء فارس سے اور یہ ظاہر ہے کہ اولادِ فارس میں سے مثل امام صاحب کے کوئی نہیں ہوا۔

---

(۱) الخیرات الحسان' مقدمہ ثالثہ' ص۔ ۱۵

(۳) امام اعظمؒ کے پوتے اسماعیل بن حماد فرماتے ہیں والله ماوقع علينارق قط' خدا ہم پر کبھی غلامی طاری نہیں ہوئی (رد المحتار' ج ا' ص۔ ۴۳)

(۴) سورۃ الحجرات' آیت۔ ۱۳

(۵) سورۃ النساء' آیت ۱۳۳

ویروی انها لما نزلت ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده علیٰ ظهر سلمان وقال انهم قوم هٰذا یریدابناء فارس۔

(ابوالسعود جمل، ص ۵۱۹، ج۔۱)

دوسری جگہ فرماتا ہے۔

وان تتولو ایستبدل قوما غیر کم ثم لایکونو ا امثالکم [۱]

پس آیا امامِ اعظم رحمہ اللہ کا اتباع کہ خیر قرن میں تھے لازم ہے یا ان علماء کا کہ بزمانہ کذب اور فساد میں ظاہر ہوئے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرامتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم ان بعد هم قوما یشهدون ولایستشهدون ویخونون ولایؤتمنون وینذرون لایفون ویظهر فیهم السمن متفق علیه [۲]

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اتباع مجتہدین کا خیر القرون میں چاہئے اور اتباع ان علماء کا کہ بعد تبع تابعین کے ہوئے ان کا نہ چاہئے اور اسی پر جمہور علماء متقدمین اور متاخرین ہیں کہ تقلید شخصی واجب ہے جیسا کہ فرمایا علامہ شمس الدین قہستانی نے جامع الرموز میں۔

واعلم ان من جعل الحق متعددا ...... اثبت للعامی الخیارمن کل مذهب مایهواه ومن جعل و احد کعلمائنا لزم للعامی اماما واحدا کمافی الکشف فلو اخذمن کل مذهب مباحه صار فاسفا تاما کمافی شرح الطحاوی وللفقیه سعیدبن سعود فیجب فی المذهب الصلابة ای اعتقاد کونه حقاوصوابا کمافی الجواهر ومشائخنا قالوا مذهبنا صواب یحتمل الخطأو مذهب غیرناخطأیحتمل الصواب کمافی المصفی [۳]انتهٰی۔

---

(۱) سورۃ محمد، آیت ۳۸

(۲) مشکاۃ کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، حدیث نمبر۔۴، فصل۔۱

(۳) جامع الرموز

ایسا کہا ہے امامِ غزالی نے اور صاحب فتاویٰ حماویہ اور صاحب کشف اور ملا علی قاری اور علامہ شامی اور صاحبِ بحر الرائق اور شیخ عبدالوہاب شعرانی اور شیخ عبدالحق دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور علامہ طحطاوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی اور شیخ احمد اور بحر العلوم اور عبدالکریم اور صاحبِ شرح وقایہ وغیرہ ہم نے اور کہا طحطاوی نے۔

ان هٰذه الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة اجتمعت اليوم فی المذاهب الاربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا عن هٰذه المذاهب الاربعة فی هٰذا الزمان فهومن اهل البدعة والنار[۱] انتہیٰ۔

ماسوائے اس کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مآاٰتكم الرسول فخذوه ومانهٰكم عنه فانتهوا[۲]

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اتبعواالسواد الا عظم

اور سوادِ اعظم اسی پر ہے کہ تقلیدِ شخصی واجبات سے ہے اور ایضاً فعل حضرت کا مثل امر کے ہے اور فعل حضرت کا اتباع شخص واحد تھا پس تقلید شخصی واجب ہوئی پس مخالف جماعت کا مصداق اس حدیث شریف کا ہے۔

عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكرمواصحابی فانهم خياركم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يظهر الكذب حتٰى ان الرجل ليحلف ولايستحلف ويشهد ولايستشهد الامن سره بحبوبة الجنة فيلزم الجماعة فان الشيطان مع الفذ وهومن الاثنين ابعد . رواه النسائی واسناده صحيح[۳]

---

(۱) طحطاوی، (۲) سورۃ الحشر، آیت۔ ۷

(۳) مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، حدیث ۶، فصل۔ ۲

الحمد للہ کہ مقلدین وسطِ جنت میں ہوں گے واطلبوا الهداية من الله تعالیٰ لغير المقلدين اور جو کہ جماعت سے جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی ہوگی۔

عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية رواه مسلم[۱]

پس جو شخص کہ رخصتِ مذاہب کا قائل ہے اور تقلید امام معین کو حرام جانتا ہے وہ مخالفت کرتا ہے آیت ثم اوحينآ اليك ان اتبع الأية کی اور مورد اس حدیث کا ہے۔

عن معاذبن جبل قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يأخذالشاذة والقاصية والناحية واياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة رواه احمد[۲]

اور مصداق آیۂ کریمہ افرأيت من اتخذالهه هواه[۳] متبع خواہش نفسانی کا اور مرید نفس شیطانی کا ہے اور مورد وعید نار کا مخالفت جمہور ہے۔

قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذفی النار[۴]

اور رسّی اسلام کی اپنی گردن سے نکال دی ہے اور جہت اعتقاد حرمت تقلید شخصی اور اصرار بر آن خوف کفر ہے۔

كماقال الله تعالیٰ بما عصوا وكانوا يعتدون[۵] ای

---

(۱)(الف) مشکوٰۃ کتاب الامارت والقضاء حدیث نمبر۔ ۹
(ب) مسلم باب وجوب ملازمتہ جماعۃ المسلمین ج۔ ۲ ص۔ ۱۲۷
(۲) مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الاعتصام الخ حدیث نمبر۔ ۴۵ فصل۔ ۲
(۳) سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳
(۴) مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الاعتصام الخ حدیث ۳۵ فصل۔ ۲
(۵) سورۃ البقرۃ آیت ۶۱

بما عصوا امر الله تعالیٰ و کانوا یعتدون یتجاوزون الحلال الی الحرام ای بسبب عصیانهم واعتدائهم حدود الله علی الاستمرار فان الاصرار علی الصغائر یفضی الی الکبائر وهی تفضی الی الکفر انتهٰی مافی ابی السعود۔[1]

خوب است

مجلّہ فقہ اسلامی کے ذریعہ خدمت دین کا کام خوب ہے'
ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے۔(آمین)

محمد طاہر زرگر' دریاآباد' کراچی

خوش آمدید

علم و تحقیق کے میدان میں مجلّہ فقہ اسلامی کی آمد پر ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں
اور مجلس ادارت کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، ضلع اوکاڑا

جرمنی میں فقہ اسلامی

اور پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی
تالیفات کیلئے رابطہ کیجئے

علامہ محمد اشرف چوہدری' مدیر معاون مجلّہ فقہ اسلامی

صدر مدرس و خطیب
ادارہ پاک دار الاسلام
فرینکفرٹ جرمنی